سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

سکھدیو سنگھ

بنام

دھلی اسٹیٹ 〈گورنمٹ این سی ٹی دھلی〉

1 ستمبر 2003

[ڈوریسوامی راجواورارجیت پاسیات، جسٹسز]

تعزیراتی ضابطہ،1860۔

دفعات 300,304 اور 80-اچانک جھگڑے کے دوران ملزم نے متوفی کو پستول سے گولی مار دی-حقائق کے مطابق،سنگین اوراچانک اشتعال انگیزی کا کوئی معاملہ سامنےنہیں آیا-رعایت 1 کے بجائے دفعہ 4 سے لےکردفعہ 300 تک کومستثنیٰ قراردیا گیا-دفعہ 80لاگونہیں-دفعہ 304 حصہ I کے بجائے دفعہ 304 حصہ II کے تحت مجرم قرارکوتبدیل کردیا گیا۔

پریکٹس اورطریقہ کار-اپیل کنندہ یہ دعوی کرتے ہوئے کہ عدالت عالیہ عرضی پرغورکرنے میں ناکام رہی-عدالت عالیہ کا فیصلہ اس بات کودرج کرتے ہوئے کہ پیش کی گئی دوسری دلیل-مداخلت کا دائرہ کار-منعقد ہوا،عدالت عظمیٰ عدم غور کے بارے میں عرضی کوقبول نہیں کرسکتی۔

الفاظ اور جملے-"حادثہ"-معنی

ملزم-اپیل کنندہ ذاتی حفاظتی افسر کے طور پر پی ڈبلیو-3 سے منسلک تھا۔استغاثہ نے الزام لگایا کہ ایک 'جی' نے اپنی گاڑی پی ڈبلیو-3 کے دفتر کے دروازے کے سامنے کھڑی کی جس پرملزم نے اعتراض کیا۔ملزم اور 'جی' کے درمیان ہاتھاپائی کے بعد جھگڑاہوا۔ملزم گاڑی میں سوارہوااور'جی' سے گاڑی پولیس اسٹیشن لے جانے کوکہا

اور راستے میں دوبارہ ان کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ ہاتھا پائی کے دوران ملزم نے اپنی پستول نکالی اور 'جی' پر گولی چلائی جس میں 'جی' مارا گیا اور ایک راہگیر زخمی ہو گیا۔ ملزم کا دفاع یہ تھا کہ متوفی، اس کے ساتھی اور دیگر ڈرائیوروں نے اس پر حملہ کیا اور اس کی پستول چھین لی اور جب اس نے پستول برآمد کرنے کے لیے ان سے مقابلہ کیا تو وہ پھٹ گئی۔ ٹرائل کورٹ نے ملزم کو مجموعہِ تعزیراتِ ہند 1860 کی دفعات 302 اور 307 کے تحت قابل سزا جرائم کا مجرم قرار دیا۔ اپیل میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 1 سے لے کر دفعہ 300 تک کا اطلاق ہوتا ہے اور مجرم قرار کو دفعہ 302 سے دفعہ 304 حصہ I آئی پی سی اور دفعہ 307 سے دفعہ 308 آئی پی سی میں تبدیل کر دیا گیا اور مجرم قرار کو کم کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے ناراض ہو کر ملزم نے اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ اس بات پر غور کرنے میں ناکام رہی کہ آئی پی سی کی دفعہ 80 لاگو ہوتی ہے؛ اور یہ کہ استغاثہ کا بیان ریکارڈ پر جانچ پڑتال کرنے والے کسی گواہ کے ذریعہ قائم نہیں کیا گیا تھا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر دعوی کیا ہے کہ ملزم-اپیل کنندہ حملہ آور تھا۔ لیکن عدالت عالیہ یہ فیصلہ دینے میں جائز نہیں تھی کہ آئی پی سی کی دفعہ 300 سے استثنی 1 لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ رعایت جذبے کی گرمی میں یا اچانک اشتعال انگیزی کے ذریعے کیے گئے قتل سے متعلق ہے۔ سنگین اور اچانک اشتعال انگیزی کا امتحان یہ ہے کہ آیا معاشرے کے اسی طبقے سے تعلق رکھنے والا ایک معقول شخص، جسے ملزم کے طور پر اس صورت حال میں رکھا گیا ہے جس میں ملزم کو رکھا گیا تھا، اس طرح سے اکسایا جائے گا کہ وہ خود پر قابو کھو دے۔ اس معاملے میں گولیوں کو سنگین اور اچانک اشتعال انگیزی کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا۔ [230-F، G، 239-B]

فلپس بنام آر، (1969) اے سی 100 (پریوی کونسل)، حوالہ دیا گیا۔

1.2۔ فوری معاملے میں، اچانک جھگڑے کے دوران، مجرم نے گولیاں چلائیں۔ یہ مقدمہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کے استثناء 4 کے تحت آتا ہے۔ استثناء 4 کو لاگو کرنے کے لیے چار تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔ یہ ہیں: (i) یہ اچانک لڑائی تھی؛ (ii) کوئی پیش گوئی نہیں تھی؛ (iii) یہ عمل جذبے کی گرمی میں تھا؛ اور (iv) حملہ آور نے کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا تھا یا اس نے ظالمانہ انداز میں کام نہیں کیا تھا۔ جھگڑے کی وجہ متعلقہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ

متعلقہ ہے کہ اشتعال انگیزی کس نے پیش کی یا لڑائی شروع کی۔[231-ای، بی-ڈی]

2.1۔ جہاں تک اپیل کنندگان کی دفعہ 80 آئی پی سی کے تحت آنے والی حادثے کی عرضی کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کے سامنے جس واحد نکتے پر زور دیا گیا ہے وہ ہے دفعہ 302 کا لاگو نہ ہونا، اور دفعہ 304 مجموعہِ تعزیراتِ ہند 1860 کا لاگو ہونا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں یہ واضح طور پر نوٹ کیا گیا تھا کہ کوئی اور دلیل پیش نہیں کی گئی تھی۔ یہ اس عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ عدم غور کے بارے میں عرضی کو قبول کرے۔[228-C، H، 229-A، B]

2.2۔ دوسری صورت میں بھی، آئی پی سی کی دفعہ 80 کا کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ دفعہ 80 کسی بے گناہ یا جائز عمل کو معصوم اور جائز طریقے سے کرنے والے کو کسی بھی غیر متوقع نتیجے سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے جو حادثے یا بدقسمتی سے ہو سکتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی عنصر مطلوب ہے تو اس عمل کو حادثے کی بنیاد پر معاف نہیں کیا جائے گا۔ ایک حادثہ ایک واقعہ کی طرح نہیں ہوتا، بلکہ کچھ ایسا ہوتا ہے جو معمول یا عام چیزوں سے ہوتا ہے۔ کسی اثر کو حادثاتی کہا جاتا ہے جب اس عمل کو کرنے کے ارادے سے نہیں کیا جاتا ہے، اور اس طرح کے عمل کے نتیجے میں اس کا واقع ہونا اتنا ممکن نہیں ہے کہ عام سمجھدار شخص کو، ان حالات میں جس میں یہ کیا جاتا ہے، اس کے خلاف معقول احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اتفاقی اور غیر متوقع چیز کا خیال لفظ "حادثہ" میں شامل ہے۔ فوری معاملے میں ملزم نے جھگڑے کے دوران جان بوجھ کر بندوق کا استعمال کیا جیسا کہ ایک آزاد گواہ پی ڈبلیو-3 کے شواہد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپیل گزار نے خاص طور پر اسے بتایا کہ جب متوفی نے پستول چھیننے کی کوشش کی تو اس نے اس پر گولی چلا دی۔ پی ڈبلیو-3 کے شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ ملزم-اپیل کنندہ نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ گولی جدوجہد اور چھیننے کے دوران پھٹی تھی۔[229-C-F، 230-D، E]

آتمیندر بنام اسٹیٹ کرناٹک، [1998] 4 ایس سی سی 256 اور کے ایم ناناوتی بنام ریاست مہاراشٹر، اے آئی آر (1962) ایس سی 605، پر انحصار کیا۔

ہیملٹن فریز اینڈ کمپنی بنام پنڈورف، (1887) 12 ایپ کیس 518، حوالہ دیا گیا۔

3۔ مجرم قرار کو دفعہ 304 دفعہ 1 آئی پی سی کے بجائے دفعہ 304 حصہ II کے تحت مجرم قرار میں

تبدیل کر دیا گیا ہے۔[F-221]

فوجداری اپیل کا عدالتی دائرہ اختیار: 2003 کی فوجداری اپیل نمبر 54۔

1999 کے فوجداری اے نمبر 473 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 24.4.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے محترمہ راچنا جوشی اسار۔

مدعا علیہ کے لیے محترمہ کرن بھاردواج اور محترمہ انیل کٹیار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ارجیت پسیات، جے۔: اپیل کنندہ کو مجموعۂ تعزیراتِ ہند 1860 (مختصر طور پر 'آئی پی سی') کی دفعات 302 اور 307 کے تحت قابل سزا جرم کے مبینہ ارتکاب کے لیے مقدمے کا سامنا کرنا پڑا۔ فاضل ایڈیشنل سیشن جج، دہلی نے اسے مذکورہ بالا جرائم کا مجرم پایا اور اسے عمر قید اور 300 روپے جرمانے، اور دو سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ 200 بالترتیب مذکورہ بالا جرائم کے لیے۔ یہ معاملہ دہلی عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں اٹھایا گیا تھا۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ یہ مقدمہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت نہیں تھا، بلکہ آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ-1 کے تحت تھا۔ اسی طرح، دفعہ 307 کے بجائے یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 308 آئی پی سی مناسب تھی۔ بالترتیب 10 سال اور 2 سال کی سزائیں سنائی گئیں۔

مقدمے کی سماعت کے دوران سامنے آنے والا بیان استغاثہ مندرجہ ذیل ہے:

اپیل کنندہ منگت رام سے منسلک تھا، جو ایک میونسپل کونسلر اور چیئرمین، میونسپلٹی کی ورکس کمیٹی بطور پرسنل سیکیورٹی آفیسر تھا۔ 14.6.1989 پر ایک جھگڑا ہوا جس کے بعد ملزم-اپیل کنندہ اور ایک دیویندر سنگھ (جسے اس کے بعد 'متوفی' کہا جاتا ہے) کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ واقعے کی تاریخ کو متوفی نے اپنا تھری وہیلر سکوٹر منگت

رام کے دفتر کے دروازے کے سامنے کھڑا کیا تھا۔اس نے انجن کا ڈھکن کھول دیا۔اس پر ملزم-اپیل کنندہ نے اعتراض کیا جس نے اسے گاڑی لے جانے کو کہا۔متوفی نے اعتراض کو نظر انداز کر دیا جس کی وجہ سے مزید جھگڑے ہوئے۔ملزم-اپیل کنندہ نے متوفی کو دھمکی دی کہ وہ گاڑی کو تھانے لے جائے گا۔اس کے بعد متوفی نے جواب دیا کہ وہ دیکھے گا کہ ملزم اپیل کنندہ کیا کر سکتا ہے۔یہ سن کر ملزم-اپیل کنندہ سکوٹر پر سوار ہوا،اور متوفی سے سکوٹر کو آدرش نگر کے پولیس اسٹیشن لے جانے کو کہا۔متوفی نے صحیح راستہ نہیں اختیار کیا اور غلط سمت میں آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ملزم-اپیل کنندہ نے اسے رکنے کو کہا اور پھر ہاتھا پائی ہوئی۔جھگڑے کے دوران ملزم-اپیل کنندہ نے اپنی پستول نکالی اور متوفی پر گولی چلا دی۔گولی ہدف سے چھوٹ گئی،اور اس کے بجائے قریب کھڑے وجے کمار (پی ڈبلیو 7) کی ران سے ٹکرا گئی۔ملزم-اپیل کنندہ نے دوبارہ گولی چلائی اور گولی متوفی کو لگی اور وہ گر گیا۔متوفی اور وجے کمار کو ہندوراؤ ہسپتال لے جایا گیا۔متوفی کو مردہ قرار دیا گیا،لیکن ڈاکٹر نے وجے کمار (پی ڈبلیو 7) کا معائنہ کیا اور اسے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔درج کردہ معلومات کی بنیاد پر تفتیش کی گئی اور فرد جُرم پیش کی گئی۔ملزم نے مقدمے کی سماعت کا دعوی کیا۔اس کا دفاع یہ تھا کہ متوفی کے علاوہ ایک اور شخص تھا اور جب اس نے حفاظتی وجوہات کی بنا پر ان سے گاڑی اتارنے کو کہا تو متوفی اور اس کے ساتھی نے ملزم اپیل کنندہ سے جھگڑا کیا اور اسے تقریبا 20 فٹ گھسیٹ لیا۔اس کے بعد تین یا چار ڈرائیور متوفی اور اس کے ساتھی کے ساتھ شامل ہو گئے۔انہوں نے اس پر حملہ کیا اور اس کی قمیض پھاڑ دی۔انہوں نے اس کی پستول چھین لی،اور اس نے اپنی پستول بازیافت کرنے کے لیے ان سے مقابلہ کیا۔اس عمل میں پستول پھٹ گئی۔اس نے یہ واقعہ منگت رام (پی ڈبلیو-3) کو بتایا۔ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ مقدمہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کے استثناء 1، 2 اور 4 کے تحت نہیں آئے گا اور یہ واضح طور پر دفعہ 303 کے تحت آتا ہے۔

اپیل میں،عدالت عالیہ مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچی (جیسا کہ فیصلے کے پیرا 18 میں بیان کیا گیا ہے)۔

"نتائج واضح ہیں (a) اپیل کنندہ کی تھری وہیلر سکوٹر ڈرائیور سے کوئی دشمنی نہیں تھی (b) جھگڑا ہوا اور (c) اس کے بعد دونوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔

لہذا،آئی پی سی کی دفعہ 300 سے استثنی 1 کو لاگو قرار دیا گیا۔اس کے مطابق مجرم قرار میں تبدیلی کی گئی اور اسی طرح مجرم قرار میں بھی۔جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے،اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ-1 کے تحت 10 سال کی سزا اور آئی پی سی کی دفعہ 308 کے تحت 2 سال کی سزا اور ہر گنتی کے لیے 200 روپے جرمانے کی

ہدایت کی گئی تھی۔

اس اپیل میں مذکورہ فیصلے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اپیل کی حمایت میں، ملزم-اپیل کنندہ کے وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے کیس کو اپنے مناسب تناظر میں نہیں سمجھا ہے۔ اس نے ملزم اپیل کنندہ کی اس درخواست پر غور نہیں کیا کہ یہ آئی پی سی کی دفعہ 80 کے تحت آنے والے حادثے کا معاملہ ہے۔ استغاثہ کا بیان کسی بھی گواہ کے ذریعے قائم نہیں کیا گیا تھا جس کی جانچ پڑتال کی گئی تھی اور اس کے برعکس ملزم-اپیل کنندہ کی طرف سے دیا گیا بیان ممکنہ سے زائد تھا اور ریکارڈ پر موجود مواد دفاعی بیان کے مطابق تھا۔ پرنسپل سائنٹفک آفیسر (پی ڈبلیو 27) کے شواہد پر بہت زور دیا گیا جس نے کہا کہ ملزم اپیل کنندہ کے ذریعے استعمال کیا گیا ہتھیار نیم خودکار تھا؛ جب ٹرگر دبایا جاتا ہے تو گولی چلائی جاتی ہے اور پستول خود بخود دوبارہ لوڈ ہو جاتی ہے؛ ہاتھا پائی کے دوران پستول کو غیر ارادی طور پر دوسری بار دبانے کے امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس ثبوت کے حوالے سے، یہ پیش کیا گیا کہ دفاعی ورژن ممکنہ ہے۔ پی ڈبلیو 8 کے ثبوت کا بھی حوالہ دیا گیا جو پی سی آر میں کانسٹیبل کے طور پر تعینات تھا۔ اسے ٹیلی فون پر کسی نامعلوم شخص نے شاستری مارکیٹ، آزاد پور، دہلی میں 3 افراد کی طرف سے گولی مارنے کی اطلاع دی تھی۔ اس ثبوت کے حوالے سے، جھکاؤ والے وکیل نے پیش کیا کہ 3 افراد جھگڑے میں ملوث تھے اور اس لیے، ملزم-اپیل کنندہ کا بیان کہ متوفی نے پستول چھین لی تھی، قائم ہے۔

ریاست کے وکیل نے کہا کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ ترتیب میں ہے اور اسے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

جب اپیل کنندہ کے سیکھے ہوئے وکیل کی طرف اشارہ کیا گیا کہ عدالت عالیہ کے سامنے جس واحد نکتے پر زور دیا گیا ہے وہ دفعہ 304 آئی پی سی کی عدم اطلاقیت ہے، اپیل کنندہ کے سیکھے ہوئے وکیل نے پیش کیا کہ اپیل کی بنیاد پر دیگر درخواستیں بھی لی گئیں۔ جب اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے پیراگراف 22 میں یہ واضح طور پر نوٹ کیا گیا تھا کہ کوئی اور دلیل پیش نہیں کی گئی تھی، تو اس نے ایک مبہم جواب دیا اور کہا کہ عدالت عالیہ نے دلائل کو درست طریقے سے ظاہر نہیں کیا ہے۔ کم سے کم یہ کہنا کہ یہ دلیل ہمیں اپیل نہیں کرتی اور اس کے برعکس ہمیں حیران کرتی ہے۔ اگر حقیقت میں عدالت عالیہ دلیل یا کسی دوسری عرضی پر غور کرنے میں ناکام رہی تھی یا غلط طور پر درج کیا گیا تھا کہ کسی اور عرضی پر زور نہیں دیا گیا تھا تو یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ کورس کو اپنایا جانا چاہیے۔ یہ اس عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ عدم غور کے بارے میں عرضی کو قبول کرے۔

دوسری صورت میں بھی، آئی پی سی کی دفعہ 80 کا کیس کی حقیقت پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ مذکورہ شق اس طرح ہے:

"80۔قانونی کام کرنے میں حادثہ۔- کچھ بھی ایسا جرم نہیں ہے جو حادثاتی یا بدقسمتی سے کیا گیا ہو، اور بغیر کسی مجرمانہ ارادے یا علم کے قانونی طریقے سے قانونی ذرائع سے اور مناسب احتیاط اور احتیاط کے ساتھ کیا گیا ہو۔"

یہ دفعہ معصوم اور جائز طریقے سے بے گناہ یا جائز کام کرنے والے کو کسی بھی غیر متوقع نتیجے سے مستثنی کرتا ہے جو حادثے یا بدقسمتی سے ہوسکتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی عنصر مطلوب ہے تو اس عمل کو حادثے کی بنیاد پر معاف نہیں کیا جائے گا۔ ایک حادثہ ایک واقعہ کی طرح نہیں ہوتا، بلکہ کچھ ایسا ہوتا ہے جو معمول یا عام چیزوں سے ہوتا ہے۔ کسی اثر کو حادثاتی کہا جاتا ہے جب اس عمل کو اس کی وجہ بننے کے ارادے سے نہیں کیا جاتا ہے، اور اس طرح کے عمل کے نتیجے میں اس کا واقع ہونا اتنا ممکن نہیں ہے کہ عام سمجھدار شخص کو، ان حالات میں جس میں یہ کیا جاتا ہے، اس کے خلاف معقول احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اتفاقی اور غیر متوقع چیز کا خیال لفظ "حادثہ" میں شامل ہے۔ [پر لارڈ ہالسبری ایل سی ہیملٹن فریز راینڈ کمپنی بنام پنڈ ورف اینڈ کمپنی (1887) 12 ایپ کیس 518]

جیسا کہ اس عدالت نے آتمیند ر بنام ریاست کرناٹک، [1998] 4 ایس سی سی 256 میں مشاہدہ کیا تھا، دفعہ 80 کی شقیں فائدے کا دعوی کرنے کے لیے، یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ (1) زیر بحث عمل کسی مجرمانہ ارادے یا علم کے بغیر تھا؛ (2) کہ یہ عمل قانونی طریقے سے اور قانونی ذرائع سے کیا جارہا تھا؛ (3) کہ یہ عمل مناسب احتیاط اور احتیاط کے ساتھ کیا جارہا تھا۔ مذکورہ معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے غیر ارادی طور پر بندوق چلائی اور اس لیے دفعہ 80 کو لاگو کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کے ایم ناناوتی بنام ریاست مہاراشٹر، اے آئی آر (1962) ایس سی 605 میں، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ دفعہ 80 کسی بے گناہ یا جائز عمل کو کرنے والے کو، بے گناہ یا جائز طریقے سے اور مناسب دیکھ بھال اور احتیاط سے کسی بھی غیر متوقع برے نتیجے سے مستثنی قرار دیتی ہے جو حادثے یا بدقسمتی سے ہوسکتا ہے۔ جب کوئی ملزم دفعہ 80 کے معنی میں استثنی کی استدعا کرتا ہے تو اس کے خلاف مفروضہ ہوتا ہے اور مفروضے کی تردید کا بوجھ اس پر ہوتا ہے۔

حقیقت پسندانہ پوزیشن سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم نے جان بوجھ کر بندوق کا استعمال کیا، یقیناً جھگڑے کے دوران۔ پی ڈبلیو 3 منگت رام کا ثبوت بہت اہم ہے۔ وہ ایک آزاد گواہ ہے اور ملزم اپیل کنندہ کو اس کا ذاتی حفاظتی افسر مقرر کیا گیا تھا۔ واقعے کے فوراً بعد، ملزم-اپیل کنندہ نے اسے (جیسا کہ پی ڈبلیو 3 نے عدالت میں بیان کیا ہے) واقعے کے بارے میں بتایا اور اسے یہ نہیں بتایا کہ متوفی نے پستول چھین لی ہے، یا یہ کہ اس کے ساتھ 3 سے 4 افراد تھے جو سکوٹر ڈرائیور تھے۔ اس نے خاص طور پر اسے بتایا کہ جب متوفی نے پستول چھیننے کی کوشش کی تو اس نے اس پر گولی چلا دی۔ لیکن اس نے اسے یہ نہیں بتایا کہ اس نے کتنی گولیاں چلائیں۔ یہاں تک کہ اگر پی ڈبلیو 7 زخمی تحقیقات کے دوران دیے گئے اپنے بیان سے باز آیا تو اس بیان سے کوئی انحراف نہیں تھا کہ جس شخص نے گولی چلائی وہ ملزم-اپیل کنندہ تھا۔ پی ڈبلیو 27 کی طرف سے دیا گیا فرضی جواب کہ جھگڑے کے دوران غیر ارادی طور پر دوسری بار ٹرگر دبانے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، کسی بھی طرح سے ملزم-اپیل کنندہ کی مدد نہیں کرتا حالانکہ اس معاملے میں حقیقت پسندانہ موقف اپیل کنندہ کی طرف سے بندوق کے استعمال کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ایک فرضی سوال کا محض ایک فرضی جواب تھا۔ اس کے برعکس، پی ڈبلیو 3 منگت رام کے شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ سکھ دیو سنگھ نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ گولی جدوجہد اور چھیننے کے دوران چھٹی تھی۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، ناگزیر نتیجہ جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح قرار دیا ہے، یہ ہے کہ ملزم-اپیل کنندہ حملہ آور ہے۔ واحد دوسرا سوال سیکشن 300 پر استثنیٰ کے اطلاق کے بارے میں ہے۔ ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ جائز نہیں تھا کہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کا استثناء I لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ رعایت جذبے کی گرمی یا اچانک اشتعال انگیزی کے انداز میں کیے گئے قتل سے متعلق ہے۔ سنگین اور اچانک اشتعال انگیزی کا امتحان یہ ہے کہ آیا معاشرے کے اسی طبقے سے تعلق رکھنے والا ایک معقول شخص، جسے ملزم کے طور پر اس صورتحال میں رکھا گیا ہے جس میں ملزم کو رکھا گیا تھا، اس طرح سے اکسایا جائے گا کہ وہ خود پر قابو کھو دے۔

اشتعال انگیزی کے سوال کا تعین کرنے میں معروضی امتحان کا اطلاق ہونا چاہیے جیسا کہ فلپس بنام آر (1969) اے سی 100 میں پریوی کونسل نے کیا تھا۔ وہ دو سوالات جن کے مثبت جوابات درکار ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

(1) کیا معقول آدمی اپنا خود پر قابو کھو دیتا، اور

(2) کیا پھر وہ مجرم کی طرح جوابی کارروائی کرتا؟

موجودہ معاملے میں گولیوں کو سنگین اور اچانک اشتعال انگیزی کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا۔

اس کے برعکس یہ ایک ایسا معاملہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جس کا احاطہ دفعہ 4 سے دفعہ 300 میں کیا گیا ہے۔ استثناء 4 کو لاگو کرنے کے لیے چار تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

(1) یہ اچانک لڑائی تھی؛
(2) کوئی پری میڈیٹیشن نہیں تھی؛
(3) یہ عمل جذبے کی گرمی میں تھا؛ اور
(4) حملہ آور نے کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا تھا یا اس نے ظالمانہ انداز میں کام نہیں کیا تھا۔

جھگڑے کی وجہ متعلقہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ متعلقہ ہے کہ اشتعال انگیزی کس نے پیش کی یا لڑائی شروع کی۔

استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ حقیقت پسندانہ منظرنامے اور عدالت عالیہ کے نتائج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اچانک جھگڑے کے دوران مجرم نے گولیاں چلائیں۔

لہذا، اگرچہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے جائز قرار دیا کہ دفعہ 302 لاگو نہیں تھی، لیکن یہ فیصلہ دینا درست نہیں تھا کہ میں نے استثنی کا اطلاق کیا تھا۔ درحقیقت، استثنی 4 سے لے کر دفعہ 300 تک لاگو ہوتا ہے۔ لہذا ہم دفعہ 304 پارٹ I کے بجائے دفعہ 304 حصہ II کے ذریعے مجرم قرار کو تبدیل کرتے ہیں، جیسا کہ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا۔ 8 سال کی حراست کی سزا کافی ہوگی۔ اب تک آئی پی سی کی دفعہ 308 کا تعلق ہے، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے کے لیے عدالت عالیہ کے نتائج میں کوئی کمزوری نہیں ملتی ہے۔

اپیل کی جزوی طور پر اس حد تک اجازت ہے جس حد تک اشارہ کیا گیا ہے۔

اے۔کے۔ٹی

جزوی طور پر اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document